والدین مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق عقیدہ

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1279

تاریخ اجراء: 01جمادی الاولیٰ1444ھ/26نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟ مجھے ایک عرب آدمی یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین ایمان پر نہیں تھے اور وہ دونوں جنت میں نہیں ہیں۔ میں الحمد للہ حنفی قادری اور عطاری ہوں۔ پلیز رہنمائی فرمادیں کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے۔؟ جزاک اللہ خیرا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

والدینِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ وہ موحِّد یعنی توحید پر قائم، مسلمان تھے اور جنتی ہیں۔ یہی ہمارا موقف ہے اور یہی سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔

چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن الزھری عن انس رضی اللہ عنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:”انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، **ماافترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوین فلم یصبنی شیئ من عھد الجاھلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن اٰدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا، وفی لفظ فانا خیرکم نسباً وخیرکم اباً**“ (یعنی میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ **لوگ کبھی دو گروہ نہ ہوئے مگر مجھے اللہ**

پاک نے بہتر گروہ میں کیا، تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں خالص نکاحِ صحیح سے پیدا ہوا، آدم سے لے کر اپنے والدین تک، تو میرا نفسِ کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے والدین سے بہتر۔)

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی کہ عہدِ جاہلیت (زمانۂ جاہلیت) کی کسی بات نے نسبِ اقدس میں کبھی کوئی راہ نہ پائی، یہ خود دلیلِ کافی ہے اور۔۔ قال اللہ عز و جل ﴿اللہُ اعلم حیث یجعل رسٰلتہ ﴾(یعنی اللہ پاک نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے، جہاں اپنی رسالت رکھے۔) (پارہ 8، سورۃ: الأنعام، آیت: 124)

آیہ کریمہ شاہد کہ رب العزۃ عَزَّوَعَلا سب سے زیادہ معزز و محترم موضع (مقام)، وضعِ رسالت کے لیے انتخاب فرماتا ہے، ولہذا کبھی کم قوموں، رذیلوں میں رسالت نہ رکھی، پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شے ہوگی؟ وہ کیونکر اس قابل کہ اللہ عز و جل نورِ رسالت اس میں ودیعت (امانت) رکھے۔ کفار محلِ غضب و لعنت ہیں اور نورِ رسالت کے وضع کو محلِ رضا اور رحمت درکار۔ ملخصا" (فتاوی رضویہ، ج 30، ص 282۔283، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نوٹ: تفصیل کے لیے درج ذیل کتب دیکھی جاسکتی ہیں:

(الف) عظیم محدث حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے رسائل۔

1۔مسالک الحنفاء فی والدی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔2۔التعظیم والمنۃ فی ان ابوی النبی فی الجنۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔3۔الدرج المنیفہ فی الآباء الشریفۃ۔4۔نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین۔5۔المقامۃ السندسیۃ فی النسبۃ المصطفویۃ۔6۔السبل الجلیۃ فی الآباء العلیۃ۔

(ب) فتاوی رضویہ، جلد 30 میں موجود امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ کا رسالہ "شمول الاسلام لاصول الرسول الکِرام"، یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین اور آباء و اجداد کے مسلمان ہونے کا ثبوت، کا مطالعہ فرمائیں۔

(ج) استاذ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم خان مدظلہ العالی کی مایہ ناز تصنیف "مقام والدین مصطفی، صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم"

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم